جہنم کی سزائیں

ستائیسویں رمضان ۱۴۴۰ کے

اجتماع کا بیان

01-June-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت ہے: بے شک جو مجھ پر دُرُود پڑھے گا اللہ کریم اس کی طرف نظرِ رَحمت فرمائے گا اور اللہ پاک جس کی طرف نظرِ رَحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوۃ، ص۱۹۷)

سُرُور رہتا ہے کَیف دَوام رہتا ہے لَبوں پہ میرے دُرُود و سَلام رہتا ہے

بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

(از گلدستۂ درود و سلام، ص ۵۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27ویں شب ہے۔ جمہور علماء (یعنی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد) کے نزدیک **شبِ قدر 27ویں رمضان** کی رات ہوتی ہے۔ **شبِ قدر** ہزار (1000) مہینوں (یعنی 83 سال 4 مہینے) سے بڑھ کر افضل ہے ۔ **شبِ قدر** میں تمام

1 ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

فِرشتوں کے سر دار حضرت سَیِّدُنا جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فِرِشتے نازِل ہو کر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں۔ **شبِ قدر** کا ہر ہر لَمحہ صُبحِ صادِق تک امن وسلامتی والا ہے۔ **شبِ قدر** بھلائیوں والی رات ہے، **شبِ قدر** رحمتوں والی رات ہے، **شبِ قدر** دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ **شبِ قدر** اللہ پاک کی رحمتیں پانے والی رات ہے۔ اگر ہم **شَبِ قَدْر** میں عِبادت کرلیں تو اللہ پاک کی رحمت سے ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب ملے گا۔ جبکہ حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **جس نے شبِ قدر میں ایمان اورنِیّتِ ثَواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔** (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ۱/۶۶۰، حدیث: ۲۰۱۴)

معلوم ہوا کہ **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے گناہگار بخش دیئے جاتے ہیں، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عصیاں شعار رحمتِ ربِّ غفّار کے حق دار قرار پاتے ہیں، **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عاصی و بدکار جہنم سے آزادی کے پروانے پاتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ **آج کی رات** عبادت و ریاضت میں گزاریں، **آج کی رات** ربّ سے اُس کی رحمت کا سوال کریں، **آج کی رات** جہنم سے آزادی مانگنے کی رات ہے۔

ویسے بھی رمضان کا آخری عشرہ **جہنم سے آزادی** کا عشرہ ہے، اسی مناسبت سے آج ہم جہنم کے عذابات اور اس کی سزاؤں سے مُتَعلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں جہنّم سے آزاد فرمائے۔ اٰمین

سب سے پہلے ہم جہنم کا تعارف سُنیں گے، اس کے بعد بزرگوں کے خوفِ آخرت اور خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سنیں گے۔ جبکہ آخر میں مختلف گناہوں پر جہنم میں ہونے والے عذابات کے بارے

میں سنیں گے۔ اے کاش کہ دلجمعی کے ساتھ اول تا آخر مکمل بیان سننے کی سعادت مل جائے۔

آیئے! سب سے پہلے جہنم سے آزادی کے عشرے کی دعا بھی مانگ لیتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

الٰہی جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

آیئے! جہنم سے مُتَعلِّق ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جہنّم میں لے جانے والے اعمال"** میں ہے کہ ایک مَرتبہ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیّدُنا عُمر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ قِیامت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حَقیر جاننے لگیں گے۔ اِس پر امیرُ المُؤمِنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کَعب! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جہَنَّم میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغْرِب میں مَوْجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب! اور سُنائیں۔ تو اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! قِیامت کے دِن جَہَنَّم اِس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے رَبّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔

حضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ پاک اوَّلین وآخَرین کو ایک ٹِیلے پر جَمْع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بَنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جَہنَّم کو لے آؤ۔ تو حضْرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام جَہنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہزار(70000) لگاموں کو کِھینچا جارہا ہو گا، پھر جَب جَہنَّم مَخلوق سے سو(100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بَھڑک پیدا ہو گی کہ جِس سے مَخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مُرسَل گُھٹنوں کے بَل گِر جائے گا، پھر جَب تیسری مَرتبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: میں تیرے خلیل ہونے کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض گُزار ہوں گے: یاالٰہی! میں اپنی مُناجات کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: یاالٰہی! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے، اس کے صَدْقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم (رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا) کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۹۸،۹۷)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے | ہے تیرے قہر پہ حاوی تِری عَطا یاربّ!
گُناہ بے عدد اور جُرْم بھی ہیں لاتعداد | مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سَزا یاربّ!
میں کر کے تَوبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں | حقیقی تَوبہ کا کردے شَرَف عَطا یاربّ!
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی | فقط ہے تیری ہی رَحمت کا آسرا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا ہولناک منظر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! بروزِ قِیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظَر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج تقریباً چار ہَزار(4000) بَرَس کی راہ پَر ہے اور ہماری طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر(70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، وہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، تو کسی کے گھٹنوں تک پہنچا ہو گا۔ کوئی کَمر تک اس میں غرق ہو گا تو کوئی سینے تک اس میں مبتلا ہو گا، کسی کے گلے تک پہنچا ہو گا اور کافِر کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی کیا کیفیت ہو گی؟ حال یہ ہو گا کہ زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آئے ہوں گے، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہ ہو گا۔ بڑے مضبوط اور گہرے رشتے اس دن اپنی وقعت کھو دیں گے، رشتہ داریاں اور تعلق داریاں کسی کام نہ آئیں گی، یہاں تک کہ سگے رشتہ دار جو دنیا میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے، اس دن ایک دوسرے سے جان چھڑائیں گے، بھائی بھائی سے بھاگے گا، بہن بہن سے بھاگے گی، ماں اولاد سے پیچھا چھڑائے گی تو اولاد ماں سے دُور ہٹے گی، باپ بچوں سے بیزار ہو گا تو بچے باپ سے بھاگیں گے، بیوی شوہر سے بھاگے گی تو شوہر بیوی سے بھاگتا ہو گا، اَلْغَرَض! کوئی کسی کی امداد پر تیار نہ ہو گا، ہر جان نفسی نفسی پُکارے گی، ہر شخص اپنے بارے میں

سوچے گا، ہر ایک اپنی فکر کرے گا، اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ۔

یہ مصیبتیں چل رہی ہوں گی کہ جہنَّم کو لایا جائے گا، اِس کے بھَڑکنے سے مَخلُوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافیّت کا سُوال کرے گا۔ نفسی نفسی کا سماں ہو گا۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی اس دن جہنم سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اے کاش! کہ ہمیں بھی جہنم کے عذابات سے رہائی مل جائے، اے کاش! کہ ہم بھی پُل صراط کی دہشتوں سے نجات پا جائیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی حساب کتاب سے بچنے والے بن جائیں۔

اِلٰہی! جہنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

خوفِ جہنم سے رونے والا حبشی نوجوان

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ — تَرجَمۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۱، البقرۃ: ۲۴)

پھر فرمایا: جہنم کی آگ ایک ہزار(1000) برس جلائی گئی تو وہ سُرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار(1000) سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی، پھر ہزار(1000) سال بھڑکائی گئی تو سیاہ ہو گئی، اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

اتنا سننا تھا کہ ایک حبشی جو وہاں موجود تھا، زار و قطار رونے لگا، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہ آپ کے سامنے کون رو رہا ہے

؟نبی کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے۔ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے رونے کو پسند بھی فرمایا۔

حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا۔(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۸۹، حدیث: ۷۹۹)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حَشْر میں میرا ہوگا کیا یاربّ!
گرمیِ حَشْر، پیاس کی شدّت جامِ کوثر مجھے پِلا یاربّ!
خَوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسِطہ یاربّ!
میرا نازک بدن جہنم سے از طُفیلِ رضا بچا یاربّ!
طالبِ مَغْفِرت ہوں یااللہ بَخْش حیدر کا واسِطہ یاربّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا اپنے عطّار کو عطا یارب!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۰، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہنم کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں: جہنم ایک مکان (جگہ) ہے، جو اس قہار وجبّار کے جلال کا مظہر ہے۔ جس طرح اللہ پاک کی رحمت ونعمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے غضب وقہر کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف واذیت جو سوچی جائے، سمجھی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے ربّ کے بے انتہا عذاب کا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۶۳ ملتقطاً وملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ڈرانے کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَہف، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا(۲۹)

(پ ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بُھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (وہ پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا) وہ روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح گاڑھا پانی ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا

جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گِر پڑے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔ (صراط الجنان، ۵/ ۵۶۲،۵۶۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جہنم جیسی ہولناک جگہ کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک گڑ گڑاہٹ کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟“ ہم نے عرض کی: ”اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔“ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ پتھر ہے جسے اللہ پاک نے جہنم میں 70 سال پہلے پھینکا تھا، لیکن اس کی گہرائی تک اب پہنچا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم اعاذنا الله منها، الحدیث: ۷۱۶۷، ص ۱۱۷۲، بتغیرٍ قلیلٍ)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو

پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احیاء العلوم میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا نقشہ کھینچا ہے، آیئے عبرت حاصل کرنے کے لیے اسے ملاحظہ کیجئے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب احیاء العلوم جلد5 صفحہ 721 پر ہے:

(فرشتے جہنمیوں کو جہنم میں گرا کر) ایسے گھر میں قید کر دیں گے کہ جس کے کنارے تنگ ہوں گے اور راستے اندھیرے ہوں گے اور اس (گھر) میں ہلاکت کے اسباب پوشیدہ ہوں گے، وہ قیدی ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان (قیدیوں) کے پینے کو کھولتا پانی (ہو گا) اور رہنے کو جہنم ہو گا، عذاب کے فرشتے ان (قیدیوں) کو گُرزوں سے ماریں گے اور آگ ان (قیدیوں) کو جمع کرے گی، وہاں ان (قیدیوں) کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور ان (قیدیوں) کو جہنم سے آزادی نہ ملے گی، ان (جہنمیوں) کے پاؤں پیشانی کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک سے ان (جہنمیوں) کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، وہ (جہنمی) دوزخ کے کناروں سے پکاریں گے اور اس میں اِدھر اُدھر یوں چلاتے پھریں گے: اے مالک (جہنم پر مامور نگران فرشتہ کا نام)! ہم پر عذاب کا وعدہ سچا ہو چکا، اے مالک! بیڑیاں ہم پر بہت بھاری ہیں، اے مالک! ہماری جِلدیں پک چکی ہیں، اے مالک! اب ہمیں اس سے نکال دے ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے فرشتے جواب دیں گے: ہائے افسوس! امان کا وقت جا چکا، اب تمارے لئے اس (جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں! پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے اور کلام مت کرو، اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کرو گے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

(یہ سُن کر) تب وہ ناامید ہو جائیں گے اور اللہ پاک کے مقابلے میں حد سے بڑھ جانے پر افسوس کریں گے، مگر اب انہیں ندامت نجات نہ دلا سکے گی اور نہ ہی افسوس فائدہ دے گا بلکہ ان (جہنمیوں) کو طوق (ہار) پہنا کر منہ کے بل ڈال دیا جائے گا، ان (جہنمیوں) کے اوپر (بھی آگ ہو گی اور ان جہنمیوں) نیچے (بھی آگ ہو گی، ان جہنمیوں کے)، دائیں (طرف بھی آگ ہو گی، ان کے) بائیں (طرف بھی آگ ہو گی) (الغرض!) ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، وہ آگ کے اندر غرق ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا کھانا (آگ ہو گا ان کا) پینا (آگ ہو گا، ان کا) پہننا (بھی آگ ہو گا اور ان کا) بچھونا (بھی) آگ ہی ہو گا، وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، جہنمیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا، جہنمیوں کو گُرز مارے جائیں گے، جہنمیوں کو بھاری بیڑیاں پہنائی جائیں گی، جہنمی جہنم کی تنگ وادیوں میں چیخیں گے اور اس کے گہرے طبقات میں لگاموں میں جکڑے پھریں گے۔ جہنمیوں پر ہنڈیا کی طرح جوش مارتی آگ ڈالی جائے گی وہ واویلا کرتے اور آہ وزاری کرتے چِلّاتے پھریں گے، جہنمی جب بھی موت کو پکاریں گے ان کے سَروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، جہنمیوں کے لئے لوہے کے گُرْز ہوں گے جو اُن کی پیشانیوں کو چورا چورا کر دیں گے اور ان کے منہ سے خون ملی پیپ نکلے گی، شدتِ پیاس سے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، ان کی آنکھوں کے ڈھیلے گالوں پر بہہ جائیں گے اور رخساروں کا گوشت جھڑ جائے گا، ان کے اعضاء سے بال بلکہ کھال تک گِر جائے گی اور جب جب ان کے چمڑے پک جائیں گے تو دوسرے چمڑوں سے بدل دیے جائیں گے۔ بالآخر ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی رہ جائیں گی پس ان کی روحیں انکی رگوں اور پٹھوں میں اٹکی ہوں گی اور انکی رگیں جہنم کی جھلسا دینے والی آگ کی تپش سے خشک ہو جائیں گی ساتھ ہی وہ موت کی تمنا بھی کریں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۲۷، ۲۱۷ بتغیر قلیل)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کتنے عبرت ناک مناظر ہوں گے، آج اگر کوئی حادثے میں زخمی ہو جائے، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، کھال پھٹ جائے، زخموں سے خون نکلنے لگے، وہ چیخنے اور چِلّانے لگے، دنیا میں پیش آنے والے ایسے مناظر بھی دیکھے نہیں جاتے، سوچئے کہ جس کے ساتھ یہ سب گزر رہا ہو، اس پر کیا بِیت رہی ہو گی۔ یہ تو دنیا کی بات ہے جہنم کے عذابات کا تو اس دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا میں بھی اور کل آخرت میں بھی ہر طرح کی تکلیفوں اور عذابات سے نجات عطا فرمائے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّتُحِبُّ الْعَفْوَفَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں سکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہَنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔ (مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ص ۲۳۴، حديث: ۱۳۳۳، بہارِشریعت، ۱/۱۶۳)

احادیثِ طیبہ میں بیان شدہ عذابات

مختلف احادیثِ کریمہ میں بھی جہنم کے عذابات کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! عبرت حاصل کرنے اور خود کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی غرض سے چند جھلکیاں سنتے ہیں:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قسم کھا کر عَرض کی: اگر جَہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جہنّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد،کتاب صفة النار، ۱۰/۷۰۶، ۷۰۷ حدیث:۱۸۵۷۳، ملتقطاً)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: تمہاری یہ (دُنیوی) آگ جہنم کی آگ کے ستّر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة،کتاب الزهد، باب صفة النار، ص۵۲۸، حدیث۴۳۱۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۸، حدیث:۱۱۲۳۳)

منقول ہے کہ اگر جَہنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اس کی بدبُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة شراب اهل النار، ۴/۲۶۳، حدیث:۲۵۹۴ ملقتطاً)

(جہنم میں جب جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گَل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة طعام اهل النار، ۴/۲۶۴، حدیث:۲۵۹۵)

جہنمیوں کو پیاس اِس بلا کی ہو گی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔

(البدور السافرة، باب طعام اھل النار وشرابھم، ص ۴۲۸، حدیث: ۱۴۴۶)

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عَذاب ہو گا، اُسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی، جِس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سَب سے زِیادہ عَذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سَب سے ہَلکا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب أھون أھل النار عذاباً، ص ۱۱۱، حدیث: ۵۱۷، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

آیئے! مل کر بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں، جو گنہگاروں کو بخشوانے والے ہیں، دوزخ سے چُھڑانے والے ہیں، جنّت دِلانے والے ہیں۔۔۔ آقا! یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔۔۔۔

میں مجرم ہوں جہنَّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو | ہَلاکت ہو گی ہائے! کیا کروں گا **یارسولَ اللہ**
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی | کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی | کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہَن میں، پیٹ میں بھی آگ! کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہوں گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہتھوڑے مارتے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
غِذا دوزخ کی تُھوہر اور اُوپر کَھولتا پانی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
جو تم چاہو گے تو ہوں گی مِری سب مُشکلیں آساں وَگرنہ نار میں،میں جا پڑوں گا یارسولَ اللہ
تمہارا ہوں غُلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! آج دُنیَوی آگ سَہنے کی کسی میں تاب (طاقت) نہیں تو جہنَّم کی آگ کیسے برداشت ہوسکے گی؟ لہٰذا عافیّت اِسی میں ہے کہ جہنَّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبَتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوش رُبا (ہوش اُڑا دینے والے) حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ پاک بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سِماع کے وقت دِل نَرم ہو جائے پِھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔

اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ پاک کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبر داری پر اُبھارے۔(احیاء العلوم،۵/ ۲۸۶۔۲۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں پیدا ہونے والا آخرت کا خوف کل قیامت کے دن کی بہتری کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں ہی خوفِ جہنم پیدا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں عذابِ جہنم سے بچنا نصیب ہو گا۔

اگر ہم بزرگانِ دین کے معمولات کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ پاکیزہ صفات لوگ نمازیں پڑھتے، خوب خوب عبادتیں کرتے، روزے رکھتے، فرائض وواجبات کو پورا کرتے، گناہوں کے قریب بھی نہ جاتے مگر ان کا حال یہ تھا کہ خوفِ جہنم سے لرزتے رہتے اور اس سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے، خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے۔ یہی حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین کا تھا۔ آیئے! بزرگوں کے خوفِ آخرت کی چند حکایتیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری:

اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شمار **عشرۂ مبشرہ**(عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں ایک ساتھ مالکِ جنت و کوثر، شَفیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ان) میں ہوتا ہے، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فیض یافتہ** اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود جہنم کے

عذابات کو یاد کرکے رونا اور آہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ آیئے! اسی بارے میں دو (2)روایتیں سنتے ہیں۔

(1)سانس اُکھڑ گئی

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ۲۷، الطور:۷۔۸)

یہ پڑھ کر آپ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم وبیش 20روز تک طاری رہی۔ (فضائل القرآن لابی عبید، باب مایستحب۔۔۔الخ، ص۱۳۷)

(2)فرمانِ الٰہی کے سبب گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک عیسائی راہب کے گرجے کے قریب سے گزرے تو آپ نے اسے یُوں بُلایا: "اے راہب! اے راہب!" اتنے میں راہب باہر آگیا۔ آپ اسے دیکھ کر زاروقطار رونے لگے۔ پوچھا گیا: "یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا یُبْکِیْكَ مَنْ هٰذَا ؟ یعنی حضور! آپ کو کس چیز نے رُلایا اور یہ کون ہے؟ "فرمایا:" ذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَبْكَانِيْ یعنی قرآنِ کریم میں مجھے اللہ پاک کا وہ فرمان یاد آگیا ہے (جس میں جہنمیوں کے عذاب کا بیان ہے) اُسی نے مجھے رُلا دیا ہے۔

(مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الغاشیۃ، ۳/۳۶۸، حدیث: ۳۹۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ باوجود اس کے کہ قطعی جنّتی ہیں، مگر جہنم کے خوف سے گریہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ اے کاش! ان کے صدقے ہمیں بھی آہ وزاری کی سعادت مل جائے۔

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

خوفِ خدا پانے اور **جہنم کی سزاؤں** سے اپنے آپ کو ڈرانے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صُحبت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی اچھی صحبت میسر آتی ہے۔ اگر ہم بھی اپنے دل میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔

ہماری خوش قسمتی کہ ماہِ رمضان ہمیں نصیب ہوا تھا، اب یہ مقدس مہینا چند دنوں بلکہ چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر **چاند رات** کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں مسجدیں آباد کرنے، گناہوں کی عادتِ بد چھوڑنے، سُنّتوں پر عمل، والدین کی فرمانبرداری کا جذبہ پانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بچنے اور خود کو نمازی بنانے جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں ان مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے اور علمِ دِین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلوں میں، وضو، غسل، نماز،

روزے کے فرائض وواجبات سیکھنے کو ملتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 38 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باطنی گناہوں سے بچنے کی ترغیب اور جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Associate) ہوجائیے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہوگا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر مدنی انعامات پر عمل کرنے والے بن جائیے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے ☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہ

عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی یاددِلاتا ہے،☆مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعْمال کامُحَاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہیں۔اِنہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر38 ہے کہ: کیا آج آپ **جھوٹ،غیبت،چغلی،حسد،تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم باطنی گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں آج سے ہی اس مدنی انعام پر عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ **زِندگی بھر کے لیے** مدنی انعامات کو اپنالینا چاہیے،مدنی انعام نمبر38 ہمارے باطن کو سنوارنے کا ایک مدنی نسخہ ہے، جھوٹ،غیبت،چغلی،حسد، تکبر اور وعدہ خلافی یہ وہ باطنی بُرے اعمال ہیں جو کہ ہمارے باطن کو بد صورت بنا دیتے ہیں،اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی طور پر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدنی انعامات کاعامل بنائے۔ **اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے!مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ(کراچی)کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے:علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں،اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا،وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیاہے۔مَدَنی انعامات کارسالہ ملنے کی برکت سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی

ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجا لی ہے اور **مدنی انعامات کا رسالہ** بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بزرگوں کی آہ وزاری اور ان کے خوفِ آخرت و خوفِ جہنم کے متعلق سُن رہے تھے، ان نیک بندوں میں سے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خوفِ جہنم

حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گِر پڑے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم محلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ کے آنسوؤں کی

وجہ سے گیلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کرلیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا سَتُّو دستیاب ہوسکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اُٹھنا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُ اللہ پر معاون (یعنی مددگار) ہے اور تَقْوِیَّت دیتا ہے۔ آپ نے جب میرا غُصّہ دیکھا تو فرمایا: اے ابُو بشر! اللہ پاک تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہوسکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے اللہ پاک کا یہ فرمان یاد آجاتا:

يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

(پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سُن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی (باشندے) ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/ ۳۰۵۔۳۰۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حکایت کے دوران جو آیتِ کریمہ سُنی ہے، تفسیر صراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: جہنم میں جہنمی کو جب پیپ کا پانی پلایا جائے گا تو وہ اس کی کڑواہٹ کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور اس کی قباحت و کراہت کی بنا پر ایسا لگے گا نہیں کہ وہ اسے گلے سے اتار لے اور مختلف عذابات کی صورت میں ہر طرف سے موت کے اسباب اس کے پاس آئیں گے، لیکن وہ مرے گا نہیں کہ مر کر ہی راحت پالے اور اسے ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید اور سخت عذاب ہو گا۔ (صراط الجنان، ۵/ ۱۵۸) اللہ پاک ہمیں جہنم اور اس کے عذابات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دِین جہنم کے خوف سے کیسے بے قرار رہتے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ اگر جلتے ہوئے تنور کو دیکھتے تو جہنم کی آگ کو یاد کرتے

ہوئے مارے خوف کے بے ہوش ہو جاتے، لذیذ کھانے سے وہ اس لیے لطف اندوز نہ ہو سکتے تھے کہ انہیں جہنم میں کھلائے جانے والے کھانے یاد آتے، اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ ہمیں بھی ان جیسی نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔

افسوس! صد افسوس! ہماری غفلت اور بے فکری تو اس قدر بڑھ چکی ہے، وہ کام جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں ان سے بھی ہم عبرت نہیں پکڑتے۔ جبکہ ہمارے بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ہر انوکھی چیز انہیں جہنم کی یاد کی طرف لے جاتی۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور حکایت سنتے ہیں:

جہنم کو یاد کر کے رونا:

چنانچہ حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعْرج رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے کسی ساحل (سمندر کے کنارے) پر رات گزاری، تھوڑی دیر میں اچانک حضرت سیِّدُنا کِلاب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه رونے لگے، وہ اتنا روئے اتنا روئے کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں ان کی موت واقع نہ ہو جائے۔ پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی رونے لگے، تھوڑی ہی دیر میں حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ حضرت مِسْمَع رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں: ان تینوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ تینوں کیوں رو رہے ہیں۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سُنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے

لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ سمندر کی موجیں اور اس کا شور دیکھ کر ہمیں جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی تھی۔ (اللہ والوں کی باتیں،۶/ ۳۴۴بتغیر)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمّم،ص ۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ساحِلِ سمندر (سمندر کا کنارہ) ہمارے نزدیک تفریح کی جگہوں میں شمار ہوتا ہے، جبکہ اللہ والوں کے لیے یہ بھی عبرت کا نظارہ ہوتا ہے،

اے کاش کہ ہماری بھی نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے، ہمارا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ ہم ان کاموں سے بھی عبرت نہیں پکڑتے جو عبرت کی ہی جگہیں ہوتی ہیں۔ جی ہاں! آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرکے بسا اوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں ، میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کرکے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس (Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے! اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف گناہوں کے مختلف عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بزرگوں کے خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سُنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو جہنم کی پُشت (پیٹھ) پر قائم پُل صراط سے گزرنا ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں جہنم کی ہولناکیوں کا ڈر پیدا کریں گے تو ربّ کی رحمت سے امید ہے کہ جہنم سے نجات پاجائیں گے۔ جہنم کے عذابات بے شمار ہیں۔ بعض روایات میں مختلف گناہوں کے مختلف عذابات بتائے گئے ہیں۔ آیئے! ایسے ہی 3 گناہوں کا تذکرہ سنتے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کی بھی پکی نیت کرتے ہیں:

(1) متکبرین کو دیا جانے والا عذاب

چنانچہ حضورِ اکرم ،نورِ مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذِلّت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بُوْلَس ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔** (ترمذی، كتاب صفة القيامة ، ۲۲۱/۴، حدیث: ۲۵۰۰)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس و ناامیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہو گی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈُوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈُوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہو گی اور اس آگ میں مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہو گی، اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ غُصّہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جائے گا جہاں تمام

دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہو گا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کرتے آجائے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔ (مرآۃ المناجیح ۸/۶۶۱)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اپنے کمزور بدن پر ترس کھایئے اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرایئے، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھارے تو فوراً جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، کیونکہ تکبُّر بہت بُری عادت ہے، جس بدنصیب کو تکبُّر کی بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے پہ لا کھڑا کرتی ہے اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُوْلَس** ہے، اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے، سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے، سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔ (التخویف من النار لابن رجب، ص ۸۸)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) نمازیں قضا کرنے والوں کا عذاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم میں جن بد نصیبوں کو دردناک اور ہولناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، ان میں **نمازیں قضا** کرنے والے بھی شامل ہیں، جنہیں جہنم کی "غَی" نامی وادی میں ڈالا جائے گا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۙ﴿۵۹﴾ (پ ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کُنواں

صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غَیّ** جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام

"**ہَبْ ہَبْ**" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بَدَسْتور بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص ۱۶۴ ملتقطاً)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! خوفِ خُداوَنْدی سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر جلدی جلدی اپنے گناہوں سے تَوبہ کرلیجئے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، شراب نوشی سے بچتے رہیں گے، بدکاری سے ہر دم بچتے رہیں گے، سُود خوری اور والِدَین کی نافرمانی سے بچتے رہیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) غیبت کرنے والوں کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! غیبت بھی ایک ایسا گناہ ہے جو جہنم کے عذابات کا مستحق بنا سکتا ہے۔ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے اور

غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے،غیبت کرنے والوں کے لئے جہنم میں دردناک عذابات ہوں گے، چنانچہ

آگ اور پانی کے درمیان دوڑتا ہو گا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:چار طرح کے جہنَّمی جو کہ حَمِیم اور جَحِیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہو گا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہو گا۔ جہنَّمی کہیں گے:اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا:یہ "بدبخت "لوگوں کا گوشت کھاتا(یعنی غیبت کرتا)اور چغلی کرتا تھا۔(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص ۸۹،حدیث: ۴۹)

غیبت کی تباہ کاریاں

آیئے !غیبت کی چند تباہ کاریاں سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: چنانچہ ☆غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا۔☆غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے۔☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا۔☆غیبت کرنے والے جہنم میں تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چِھیل رہے ہوں گے۔☆غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جائے گا۔☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھیں گے۔☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے بندر ہوں گے۔☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑرہے ہوں گے اور جہنَّمی ان سے بیزار ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے سب سے پہلے جہنَّم میں جائیں گے۔

آیئے!مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال اعتکاف کرنے والے کثیر اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر چاند رات کو **12 ماہ، 1 ماہ، 12 دن یا 3 دن** کے لیے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کر لیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوا دیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروا دیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح خوش نصیب عاشقانِ رسول **مختلف مدنی کورسز** میں بھی داخلہ لیتے اور علمِ دین کے نور سے اپنی قبر و آخرت روشن کرتے ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں 7 دن کا **فیضانِ نماز کورس**، 7 دن کا **12 مدنی کام کورس**، 7 دن کا **اصلاحِ اعمال کورس** اور 63 دن کا **مدنی تربیتی کورس** شامل ہیں۔ عاشقانِ رسول کی صحبت سے مالامال یہ تمام **مدنی کورسز** آخرت کے لیے نفع مند ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں بعض وہ علوم بھی حاصل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مدنی کورسز مختصر وقت میں کثیر علمِ دین سیکھنے اور مدنی کاموں کی رفتار تیز کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ ان میں بھی داخلہ لے لیجئے، بلکہ ہو سکے تو ابھی سے ہی اپنا نام ان مدنی کورسز میں داخلے کے لیے لکھوا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کررہی ہے، وہیں کم و بیش 107 شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے، ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش 616 (چھ سو سولہ) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں کم و بیش 52574 (باون ہزار پانچ سو چوہتّر) طلبہ و طالبات درسِ نظامی کررہے ہیں، ملک و بیرونِ

ملک تقریباً3287(تین ہزار دوسوستاسی)مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں،جن میں تقریباً 152340(ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس)مَدَنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حِفْظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان مدارس سے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً80731(اسّی ہزار سات سواکتیس)ہے۔جبکہ ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً 241028(دولاکھ اکتالیس ہزاراٹھائیس)ہے۔اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیْض ہو رہے ہیں،اس کے علاوہ مدَنی مراکز(فیضانِ مدینہ)،دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس، ، اِصلاحِ اعمال کورس،12 مدنی کام کورس،فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات،بڑی راتوں(مثلاً اجتماعِ میلاد،اجتماعِ غوثیہ،اجتماعِ معراج،اجتماعِ شبِ براءَت اوراِجتماعِ شبِ قدروغیرہ)کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ سے بھی دِین وسُنّت کا کام ہو رہا ہے۔

مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے،نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اوردیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔یادرکھئے! دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے **اَخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو چلانا ہے،دعوتِ اسلامی کے مدنی کام اور مدنی پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں

پہنچانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ پاک کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔ لہٰذا ضرور بالضرور اس میں تعاون کیجئے۔

صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد23، صفحہ نمبر152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ستّر(70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہوگی۔ ☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکنہ طور پر آج شبِ قدر ہوسکتی ہے۔ شبِ قدر کے

فضائل اوراس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں،اللہ پاک اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اوراس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرادیتے ہیں، حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو(100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُ اللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرِیل! اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ پاک نے ان لوگوں پر خُصوصی نظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب

کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعب الایمان، ۳۳۶/۳، حدیث: ۳۶۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں سے کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں، ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہے۔

یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین و ایمان، جان و مال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بدنگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ

میں امیر اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبہء کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ **فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10:00 تا 1:00** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد